

موبائل فون اور انٹرنیٹ سے متعلقہ

جدید مسائل و احکامات

مولانا حذیفہ غلام محمد و ستانوی

موبائل پر ہیلو (Hello) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو (Hello) کے معنی کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنی ”سنو“ ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام۔ (ترمذی شریف ج ۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور و غل ہوگا جو کہ ممنوع و مکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں ”باب کراہیۃ انشاء الضیالۃ“ کے تحت عبارت ہے ”و یلحق بہ مافی معناه من البیع و الشراء و الاجارۃ و نحوھا من العقود و کراہیۃ رفع الصوت فی المسجد“ کراہیۃ رفع الصوت فی المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شور و غل مکروہ و ممنوع قرار پائے گا۔ (ابوداؤد شریف ج ۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لا یرفع فیہ الصوت من غیر ذکر اللہ۔ (الفتاویٰ الہندیہ ج ۵/ص ۳۲۱)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ لوڈ کرنا:

موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ”ومن الناس من یشتري لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغير علم“۔ (سورۃ لقمان: الآیۃ، ۶)

جاء فی التفسیر ان المراد بہ الغناء سماع غناء فہو حرام باجماع العلماء۔ و استماع ضرب الدف و المزمار و غیر ذلک حرام۔ (رد المحتار ج ۹/ص ۵۶۶)

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات و کلمات اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی:

اس سلسلہ میں اس سے قبل دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی سے ایک تفصیل فتویٰ شائع ہوا تھا جو کہ اکابر علماء نے بھی اس پر دستخط کئے تھے ذوق رکھنے والے جلد ۳ شمارہ نمبر پر ملاحظہ فرمادیں۔

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں ابتذال و امتہان، یعنی تحقیر و تذلیل لازم آتی ہے، اس لئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے 'الامور بمقاصدھا'۔ (شبہ والنظائر: ج ۱/ ص ۱۱۳)۔
وکذا الحارس اذا قال فى الحراسة لا اله الا الله يعنى لأجل الاعلام بانه مستيقظ. (الاشباه والنظائر: ج ۱/ ص ۱۱۶)

موبائل پر بذریعہ میسج کسی اجنبیہ سے گفتگو کرنا:

موبائل پر کسی اجنبیہ سے میسج کے ذریعہ گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسے آنے سنانے گفتگو کرنا، اس لئے یانا جائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبیة الا عجزاً، ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبیة. (ردالمحتار: ج ۹/ ص ۵۳۰)
وفى الحديث دليل انه لا بأس بأن يتكلم مع النساء بما لا يحتاج اليه وليس هذا من الخوض فيما لا يعنيه، انما ذلك فى كلام فيه اثم. (ردالمحتار: ج ۹/ ص ۵۳۰)۔

دوران نماز موبائل بند کرنا:

ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (درمختار)۔ اگر دوران نماز موبائل بجا شروع ہو اور اسے عمل قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض ہٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کر دے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہونا چاہیے اس لئے کہ جب جسمانی تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع و خضوع میں خلل اور مسجد کی بے ادبی و بے حرمتی میں بدرجہ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفع ضرر پر مقدم ہے، تاکہ دیگر مصلیوں کے خشوع و خضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریر سے امام کی اقتداء کرے جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کر لے۔

عن ابی ہریرۃؓ قال: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين فى الصلوة الحية والعقرت. (ترمذی شریف: ج ۱/ ص ۸۹)

”ویباح قطعها لنحو قتل حية وند دابة وفور قدر“ در مختار. (ردالمحتار: ج ۲/ ص ۳۲۵)۔

موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا:

موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیمر بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے۔

بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے، لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے، ”من حُسن اسلام المرأة ترک ما لا یعنیه . (جمع الجوامع: ج ۶ / ص ۳۹۳)۔

قال الشامی: ”کل لعب وعیب..... حرام . (ردالمختار: ج ۹ / ص ۵۶۶)

ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسج یا فلم یا گانے بھیجنا:

کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی دوسرے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”ان اشد الناس عذاباً عند الله المصورون“ (بخاری شریف: ج ۲ / ص ۸۸۰)

وعن ابن عباس: قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة تمثال، والمصورون يعذبون يوم القيامة في النار يقول لهم الرحمن قوموا إلى ما صورتم، فلا يزالون يعذبون حتى تنطق الصور ولا تنطق. (مجمع الزوائد: ج ۵ / ص ۲۲۶)

وقال تعالى: ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم. (سورة لقمان، الآية: ۶)

وجاء في التفسير أن المراد الغناء. (ردالمحتار: ج ۹ / ص ۵۰۲)۔

قال الحصكفي: وفي المعراج مودلت المسئلة أن الملاهي كلها حرام. قال ابن مسعود: صوت اللهو والغناء

ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات. ”درمختار“ (ردالمحتار: ج ۹ / ص ۵۰۲)

قال الشامی: الحاصل أنه لا رخصة في السماع في زماننا. (ردالمحتار: ج ۹ / ص ۵۰۳)

غلط ریچارج پر حق مطالبہ کا حاصل ہونا:

اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا، لیکن غلط نمبر ڈال کرنے کی وجہ سے، کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہو گیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہو گیا، اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا، اور شخص آخر کے لئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقوله تعالى: يا ايها الذين امنوا لا تأكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن اراضٍ منكم. قال النبي صلى الله على وسلم: لا يحل لامرئ من مال اخيه بشئ الا بطيب نفس منه. (جمع الجوامع: ج ۹ / ص ۷)۔

موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ کرنا:

موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

حضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”ان اشید الناس عذابا عندا لله المصورون“ (بخاری شریف: ج ۲/ص ۸۸۰)۔ لا تمثال انسان أو طیر ”در مختار“ لحرمة تصویر ذی الروح۔ (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۱۹)۔

خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا:

بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں، اور خریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اور خرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے، اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال: قال النبی ﷺ ’من غشنا فلیس منا ومن رمانا بالنبل فلیس منا‘۔ (جمع الجوامع: ج ۶۱۳/۷)

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے پوری قیمت خرید رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے، لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے قیمت واپس لے لے۔

عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ مر علی صبرۃ من طعام فأدخل یدہ فیہا فنا لت اصابعہ بللا۔ فقال: یا صاحب الطعام ما هذا؟ قال: اصابعہ السماء یا رسول اللہ ﷺ قال: أفلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس ثم قال من غش فلیس منا۔ حدیث حسن صحیح، (جامع الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۵)

ذکر فی الفتح أن البیع ذا غرر قولی یجب فسخه قضاء، وذا غرر فعلی یجب فسخه دینا۔ وکل بیع مکروه حیرما یجب فسخه دینا۔ (العرف الشذی علی هامش الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۷)

عن ابی ہریرۃؓ قال: نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع الغرر۔ (ترمذی شریف: ج ۱/ص ۲۳۲)

”من وجد بمشریہ ما ینقص الثمن عند التجار أخذہ بكل الثمن أوردہ (ردالمحتار: ج ۷/ص ۱۶۹، ۱۷۰)۔

کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے:

کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ناجائز ہے، علمائے کرام و مفتیان عظام کے لئے تہمت سے بچنے کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے، سادہ موبائل استعمال کریں۔ کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے۔ ”اتقوا مواضع النہم“ اور صاحب الأشباه والنظائر فرماتے ہیں۔ ”الأمر بمقاصدھا“۔ (لأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)۔

طلباہ مدارس کے لئے موبائل کا استعمال اور اس کا حکم:

فرائض خمسہ: نفلہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف

ہے، اسی طرح علم حلال و حرام، اور علم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ عابد ریا کے سبب اپنے عمل کے ثواب سے محروم ہوتا ہے، علم حسد و عجب، کا بھی حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کو ایسے ہی کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو، خرید و فروخت، نکاح و طلاق کا علم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جو ان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے، ان الفاظ و کلمات کا علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کو تحصیل میں مشغول ہیں۔ اس لئے ہر ایسا کام جو اگرچہ مباح ہو مگر ہمارے اس مقصد عظیم میں مغل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلا ضرورت موبائل کا استعمال، بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا، اور رات دیر گئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جو فرائض و واجبات کی ادائیگی میں مغل ہو یا دین میں کسی خرابی کا ذریعہ بنے، فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں، مثلاً

(۱) عام حالات میں خرید و فروخت مباح ہے مگر اذان جمعہ کے بعد مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں مغل ہے۔

(۲) کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کے ساتھ مشابہت ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳) خالق کی خلقت و صنعت کو دیکھنا اور اس میں غور و فکر کرنا اگرچہ مباح ہے مگر جب غیر محرم سامنے ہو تو نظر کو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امر ممنوع کے ارتکاب کا ذریعہ ہے۔

لقلولہ نالی: فلولو نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين. الخ (سورة التوبة: الآية: ۱۲۲)

ولقلولہ علیہ السلام: طلب العلم فريضة على كل مسلم. (سنن الكبرى للبيهقي: ۲/۲۵۶، مكتبة دار الكتب العلمية بيروت، مشکوة المصابيح: ص ۳۴)

وفی تبیین المحارم: لا شک فی فرضیة علم الفرائض الخمس، و علم الاخلاص، لأن صحة العمل موقوفة علیہ، و علم الحلال و الحرام، و علم الریاء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالریاء، و علم الحسد و العجب، اذ هما یا کلان العمل کما تاكل النار الحطب، و علم المبيع و الشراء و النکاح و الطلاق لمن أراد الدخول فی هذه الأشياء. (ردالمحتار: ۱/۱۲۶، مقدمہ، مطلب فی فرض الکفاية و فرض العین، دارالکتب العلمیہ بیروت)

وبقا عدة فقهية: ان الوسيلة أو الذريعة تكون محرمة اذا كان المقصد محرم وتكون واجبة اذا كان المقصد واجبا. (المقاصد الشرعية للخادمي: ص ۴۶) وأيضاً: بقاعدة فقهية: وسيلة المقصود تابعة للمقصود تابعة للمقصود وكلاهما مقصود. (اعلام المؤمنین: ۳/۱۷۵)

انٹرنیٹ کا استعمال:

انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہو گئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین و اسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کر سکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید و رسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کر سکتا ہے، اسی طرح تعصب و عناد، اختلاف و انتشار اور بد اخلاقی وغیرہ بھی انٹرنیٹ کے ذریعے دعوت دی جاسکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف و انتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے کہ فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے۔ "الأمور بمقاصدھا" (الاشباہ والنظائر: ج ۱ / ۱۱۳)

انٹرنیٹ پر وگرا مز کا شرعی حکم:

انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے، "Yahoo Messenger, Msn Messenger, Ridiffbol" وغیرہ، یہ پروگرامز، امی میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعے دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ - (Internet Cheating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friend Ship" اور عشق و محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول اللہ ﷺ قال: لعن الله الناظر والمنظور اليه . (مشکوٰۃ شریف: ص ۲۷۰) .
ولا يكلم الأجنبيّة إلا عجزاً، (رد المحتار: ج ۹ / ص ۵۳۰)

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن و مستحبات لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہر وہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترک واجب کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تحریمی، اور جو ترک سنن و مستحبات کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقوله تعالى: ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم . (سورة الانعام: الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت . (سورة البقرة: آیت ۶۵)

ولقوله عليه السلام: قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فبا عوها واكلوا اثمانها . (بخاری شریف: ج ۱ / ص ۳۸۳)

فذلہم لکونہم تذرعوا للصید یوم السبت المحرم علیہم بحبس الصيد یوم الجمعة وبا جماع الامۃ علی جواز البیع والسلف مفترقین، وتحريمہما مجتمعین لذریعة الربا، فانہا تدل علی اعتبار الشرع سد الذرائع فی الجملة وهذا مجتمع علیہ. (الفروق للامام القرافي: ج ۳/ ص ۴۰۶)

انٹرنیٹ کے ذریعہ راز دارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکم شرعی:

اگر کوئی شخص یا ادارہ، یا کمپنی، یا حکومت، اپنے راز دارانہ معاملات کو، کوڈ ورڈ ("Codeword"/"Password") کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کر لے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کر کے، کوڈ ورڈ کو حاصل کرنا اور فائلوں میں محفوظ راز دارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اور اس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے، ولا تجسسوا، اور تم جاسوسی نہ کرو، (سورة الحجرات: الآية ۱۲)

فرمان نبویؐ ہے، ولا تجسسوا ولا تجسسوا، (کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو) مسلم شریف: ج ۲/ ص ۳۱۶

اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے، ان مالا یتیم الواجب الابه فهو واجب. (فقہ النوازل: ج ۳/ ص ۲۲۵)

ڈیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکم شرعی:

ڈیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی، اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے، اس لئے تبلیغ دین اور اشاعت حق کے خاطر ایسی کمپنیاں، سیڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی و تربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حروف ہوں) جائز ہے، بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقولہ تعالیٰ: "خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً". (سورة القرة: الآية ۲۹)

وبقاعدة الفقهية: "ان الأصل فی الأشياء الاباحة حتی يدل الدلیل علی عدم ابا جتہ" (الأشياء والنظائر: ج ۱/ ص ۲۵۲)

انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت:

انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم، حدیث نبویؐ، عقائد اسلام، احکام اسلام، و نظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جا رہی ہے اور اسلام و اہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جا رہی ہے، اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ بعض اوقات لازم ہے۔ اور حکم خداوندی ہے: "واعذوا لهم ما استطعتم من قوة" (سورة الأنفال: الآية ۶۰) اور فرمان رسول ﷺ ہے: "جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم وألسنتكم". (سنن أبی داؤد: ص ۳۳۹)

اور خالد بن ولید کے لئے حضرت ابو بکرؓ کا یہ قول:

”حار بہم بمثل ما یحار بونک السیف بالسیف والرمح بالرمح“ اور قاعدہ شرعیہ ہے، ”ان مالا یتیم الواجب الا بہ فهو واجب“ کے عموم میں داخل ہے۔ (فقہ النوازل: ج ۳/ص ۲۲۵)

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کریڈٹ کارڈ نمبر اور اس کا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع و شراء کرنا: انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ (Credit Card) نمبر اور اس کا پاس ورڈ (Password) حاصل کر کے اس کے خاٹے سے خفیہ طور پر خرید و فروخت کرنا جس کا بل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شراء کرنا جائز و حرام ہے۔ اور اس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ لقولہ تعالیٰ: لا تاكلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منکم۔ (سورۃ النساء: الآیۃ ۲۹) ولقولہ علیہ السلام: کل المسلم علی المسلم حرام عرضه، وماله، ودمه۔ (مسلم شریف: ج ۲/ص ۳۱۷، کتاب البر واصله والأدب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره الخ“ (ترمذی شریف: ج ۲/ص ۱۲، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی شقة المسلم علی المسلم“)

وبقاعدة الفقهية: سد الذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود و كلامها مقصود۔ (اعلام الموقعين: ج ۳/ص ۱۷۵)

انٹرنیٹ پر خرید و فروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہو جائے تو بیع منعقد ہو جائے گی اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائے گا، کیونکہ اتحاد المجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہونا ہے۔

لقولہ تعالیٰ: احل الله البيع وحرم الربوا“۔ (سورۃ البقرة: الآیۃ ۲۷۵)

ولقولہ علیہ السلام: المتبايعان بالخيار مالم يفترقا۔ (سنن ابی داؤد: ج ۲/ص ۳۸۹)

وبقاعدة الفقهية: الأمور بمقاصدها۔ (الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

ای میل کے ذریعہ بیع و شراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای میل (E-mail) کے ذریعہ بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیشکش کی گئی، اس ای میل (E-mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحت بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر و کتابت کے ذریعہ بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر و کتابت درست و جائز ہے۔

الآن القاعدة الفقهية: الكتاب كالخطاب۔ (قواعد الفقه: ص ۹۹) فلما بلغه الكتاب وفهم ما فيه قال قبلت فی

المجلس انعقد۔ (فتح القدیر: ج ۶/ص ۲۳۶، الفتاویٰ الہندیہ: ج ۳/ص ۹)

انٹرنیٹ کے ذریعہ عقد نکاح کا حکم شرعی:

عقد نکاح بمقابلہ عقد بیع نازک ہے اور اس میں عبادت کا پہلو ہے، دو گواہ بھی شرط ہے، اس لئے براہ راست انٹرنیٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور فون پر نکاح کا ایجاب و قبول شرعاً معتبر نہیں ہوگا، ہاں اگر ان ذرائع ابلاغ پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور وہ گواہوں کے سامنے اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے تو نکاح درست ہوگا، بشرطیکہ گواہ مؤکل غائب کو جانتے ہوں یا بوقت ایجاب و قبول اس کا نام مع ولدیت لیا گیا ہو۔ امرأة وکلت رجلاً بأن یزوجها من نفسه فقال الوکیل اشهدو انی قد تزوجت فلانة من نفسی ان لم یعرف الشهود فلانة لا یجوز النکاح مالم یدکر اسمها واسم ابیها وجدها. (خلاصة الفتاوی

ج: ۱۵/۲)

روی انہ علیہ السلام: وکل بالنزوح عمر ابن ابی سلمة. (نصب الراية: ج ۴/ص ۱۹۲) (بشکریہ ماہنامہ الحق)

.....☆☆☆☆☆.....

خوشخبری برائے متخصصین

حسب معمول امسال تخصص فی الفقہ الاسلامی میں داخلے جاری ہے۔ شرکاء کے لئے وظیفہ قیام و طعام کا زبردست انتظام کیا گیا ہے۔

نگران اعلیٰ: مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب۔

سابق ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

داخلہ ۱۱ اکتوبر سے ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۸ء تک جاری رہینگے۔

داخلہ لینے والے اپنی تمام تر کوائف اور اسناد ہمراہ لائے۔

داخلہ محمد وادوٹیسٹ میں کامیابی کے بنیاد پر ہوگا۔

برائے رابطہ:- جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0928-331353, 0928-501217

☆☆☆☆☆.....☆☆☆☆☆